

زکوٰۃ کی رقم سے سید کا قرض ادا کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا کسی سید کا قرضہ زکوٰۃ کی رقم سے اتار سکتے ہیں اور ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب

خلوصِ نیت کے ساتھ ساداتِ کرام کی خدمت اور ان کے ساتھ بھلائی کرنا عین سعادت اور قیامت کے سخت ضرورت و حاجت کے دن ان کے جدِ امجد، مکی مدنی محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بڑے بڑے انعام و اکرام پانے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات سے مشرف ہونے کا ذریعہ ہے۔ جسے یہ دولت و سعادت مل سکے اسے محروم نہ رہنا چاہئے۔ لیکن ساداتِ کرام کی خدمت صاف مال سے کی جائے، ان نفوسِ قدسیہ کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی، نہ یہ حضرات زکوٰۃ لے سکتے ہیں کہ زکوٰۃ مال کا میل اور گناہوں کا دھوون ہے جو کہ ان نفوسِ قدسیہ کے لائق نہیں، لہذا زکوٰۃ سے ان کا قرضہ بھی ادا نہیں ہو سکتا اور ایسی صورت میں زکوٰۃ بھی ادا نہیں ہوگی۔ اگر زکوٰۃ سے ہی دینا ہے تو پھر یوں کر سکتے ہیں کہ پہلے زکوٰۃ کی رقم کسی غیر ہاشمی شرعی فقیر مستحق زکوٰۃ کے قبضے میں اس رقم کا اسے مالک بناتے ہوئے دے دیں کہ زکوٰۃ ادا ہو جائے اور اسے ترغیب دلا دیں کہ یہ رقم ان سید صاحب کا قرضہ اتارنے میں دے دے، یوں زکوٰۃ ادا ہوگئی، قرضہ بھی اتر گیا اور سب ثواب کے حقدار ہوئے۔

صحیح مسلم میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”ان هذه الصدقات انما هي أوساخ الناس وانها لاتحل لمحمد ولا لآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم“ ترجمہ: بے شک یہ صدقات لوگوں کے (اموال کے) میل ہی ہیں اور یہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد کے لئے حلال نہیں۔“ (صحیح مسلم، ص 540، الحدیث: 2482، دارالکتب العربی، بیروت) مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ”یہ حدیث ایسی واضح اور صاف ہے جس میں کوئی تاویل نہیں ہو سکتی یعنی مجھے اور میری اولاد کو زکوٰۃ لینا اس لیے حرام ہے کہ یہ مال کا میل ہے لوگ ہمارے میل سے سترے ہوں، ہم کسی کا میل کیوں لیں۔“ (مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد 3، صفحہ 60، قادری پبلشرز، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ حاجت مند ساداتِ کرام کو زکوٰۃ دینے سے متعلق فرماتے ہیں: ”سید کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اور دیں گے تو ادا نہ ہوگی۔۔۔ اگر وہ حاجت مند ہوں تو اور اموال سے خدمت کریں اور زکوٰۃ ہی کا پیسہ دینا چاہیں تو کسی مستحق زکوٰۃ کو دیں اور مالک کر دیں اور اس سے کہیں کہ تو اپنی طرف سے فلاں کو دیدے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔“ (فتاویٰ امجدیہ، ج 1، ص 390، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجيب : مولانا محمد كفيل رضا عطاري مدني

فتوى نمبر : Web-2599

تاریخ اجراء : 25 جمادی الاولیٰ 1447ھ / 17 نومبر 2025ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net